قرآن مجید بطور مصدر فقہ اسلامی اور استشراقی مطالعات– تحلیل و تجزیہ

ڈاکٹر یاسر عرفات*

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعد صدیقی*

Orientalist's developed a vast literature on Islam, Prophet of Islam and about Islamic Sciences. They have also contributed a lot in the field of Islamic Law, its Origin, foundations and early development. According to their findings, Islamic law does not contain Quranic foundations. They also claimed that legal material in the Quran is not enough to establish a legal system. According to Muslim Scholarship Quran is the fundamental and major source of Islamic Law. In this article findings and viewpoint of the Orientalist's is being critically analyzed.

Keywords: Quran,Orientalists,Fiqh,Law,GoldZiehr,Josph Schacht

اسلام ایک آفاقی دین اور مکمل نظام حیات کا نام ہے جس نے انسانی زندگی کے دیگر شعبہ جات کی طرح قانون کے بارے میں بھی اصول وکلیات دیئے ہیں۔ جن کو مد نظر رکھ کر انفرادی واجتماعی زندگی کے تمام میادین کو منظم ومنضبط بنایا جاسکتا ہے۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کا مرکزی نقطہ لا الہ الا اللہ محض ایک جملہ نہیں ہے بلکہ ایک زندہ عقیدہ ہے جو انسان سے دیگر انسانوں کی بجائے مرضیات الٰہیہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'' قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ''(۱)

(آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز اور میری (ساری) عبادتیں اور میری زندگی اور میری موت (سب) جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لیے ہے۔)

جب انسان اللہ کی مرضی کے سامنے جھک جاتا ہے اور حیات وممات کو اللہ کے لیے خاص کر دیتا ہے تو اب فطری طور پر رضائے الٰہی ہی اس کا ضابطہ و قانون ہونا چاہیے اور کلام الٰہی بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔ ارشاد ہوا:

'' اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ''(۲)

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد۔

*ڈائریکٹر، ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

(یاد رکھو اُسی کے لیے خاص ہے آفرینش (بھی) اور حکومت (بھی) برکت سے بھرا ہوا ہے اللہ سارے جہانوں کا پروردگار۔)

فقہ اسلامی کی اصل

قانون الٰہی کا ابتدائی ماخذ وحی الٰہی ہے جو اللہ کی مرضی اور منشا سے روشناس کرواتا ہے۔ اس اعتبار سے اسلامی قانون رضائے الٰہی کا آئینہ دار ہے۔ اور یہ قانون تقاضا کرتا ہے کہ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تمام امور اس کی روشنی میں چلائے جائیں۔ سید حسین نصر لکھتے ہیں:

"In the Islamic Perspective, Divine Law is to be implemented to regulate society and the actions of its members rather than society dictating what laws should be. The Injunctions of Divine law are Permanent, But the principles can also be applied to new circumstances as they arise. But the basic Thesis is one of Trying to make the human order conform to divine norm, not vice- versa."(3)

حسین نصر کے بقول اسلامی نقطہ نظر سے معاشرہ اور اہل معاشرہ کے اعمال، معاشرہ کے تجویز کردہ قوانین کی بجائے الہامی قانون کی روشنی میں پروان چڑھیں گے الہامی قانون کی ہدایات دائمی ہیں لیکن اس کے اصول پیش آمدہ نئے مسائل (حوادث و نوازل) پر لاگو کیے جاسکتے ہیں بنیادی بات یہ ہے کہ اسلام انسانوں کے نظام کو الہامی اقدار سے مزین کرنا چاہتا ہے۔

قرآن مجید فقہی و قانونی اصول دیتا ہے کہ جن کی تشریح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت میں دکھائی دیتی ہے اور پھر آپ سے براہ راست تربیت یافتہ طبقے نے اسلام کی قانونی فکر کی آبیاری کی۔ آئمہ تابعین اور مابعد کے علماء وفقہاء نے اسلام کی فقہی و قانونی جہت کی حفاظت و تشکیل اور انتقال میں وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیئے کہ جس کی مثال نہیں ملتی اور یوں اسلام نے فقہ کا ایک مستقل نظام ترتیب دیا۔ اسلامی قانون کے مصادر اصلیہ (Material Sources) قرآن و سنت ہیں دیگر مصادر میں اجماع اور قیاس کو نمایاں اہمیت حاصل ہے اور یہ مصادر بھی نص قرآنی سے ہی ماخوذ ہیں۔ ڈاکٹر احمد حسن لکھتے ہیں:

"The primary source of Islamic legislation is the Quran. The Sunnah explains and elaborates the Quran. While undoubtedly constitutes also an

independent source, It is closely linked with and is secondary to the Quran. Qiyas is the systematic form of Ra'y (considered individual opinion) And is based on the Quran and the Sunnah. Personal opinion results in Ijma when it receives the universal acceptance of community. In a word, the Quran, The sunnah, Qiyas, and Ijma are interlinked; The same spirit pervades the sources for which the final Authority is the Quran." (4)

ڈاکٹر احمد حسن کے بقول اسلامی قانون سازی کا بنیادی ماخذ قرآن مجید ہے سنت، قرآن کی تشریح و بیان کا فریضہ سر انجام دیتی ہے اور بلاشبہ ایک مستقل ماخذ و مصدر کی حیثیت کی حامل بھی ہے۔ قیاس رائے کی منظم صورت کا نام ہے اور اس کی بنیاد قرآن و سنت ہیں مجتہدین و فقہاء کی انفرادی آراء اجتماعی سطح پر قبولیت کے بعد اجماع کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ قرآن، سنت، قیاس اور اجماع آپس میں گہرے تعلق کے حامل ہیں ان میں موجود روح یکساں ہے ان میں اصل کا مقام قرآن مجید کو حاصل ہے۔

یٰسین ڈتّن فقہ اسلامی میں قرآن مجید کے مرکزی اور گہرے اثر و رسوخ کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسلامی قانون اپنے خمیر میں گہرے قرآنی اثر کا حامل ہے:

"The subject matter of Islamic law is overwhelmingly Quranic in its formulation"(5)

فقہ اسلامی کا مصدر اول اور مستشرقین

فقہ اسلامی یا اسلامی قانون کا آغاز و ارتقاء انیسویں صدی عیسوی میں مستشرقین کی توجہ کا مرکز بنا اور اس کے بعد حلقہ استشراق کے متعدد علماء نے اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ معاصر دنیا میں مختلف علوم میں تخصص کے رجحان نے بہت سارے مستشرقین کو اسلامی قانون کے متخصصین بنا دیا ہے کہ جو اپنی تحریروں کے ذریعے اپنے نتائج تحقیق اور نقطہ ہائے نظر کا اظہار کرتے ہیں۔ فقہ اسلامی کا مصدر اول قرآن مجید ہے۔ قرآن مجید کو مستشرقین نے مختلف پہلوئوں کے اعتبار سے موضوع تحقیق بنایا ہے۔ ان کی مباحث زیادہ تر درج ذیل پہلووں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

۱۔ الفاظ،	۲۔ رسم الخط	۳۔ تلاوت (قرات)
۴۔ احکام القرآن	۵۔ اخبار	۶۔ طرق تنزیل اور ان کا ثبوت۔

۷۔ قرآن سے مستنبط احکام وغیرہ۔

قرآن مجید کے بارے میں استشراقی مباحث کے مذکورہ نکات اور پہلوؤں کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک مشترکہ قدر سامنے آتی ہے کہ مستشرقین قرآن عظیم کو انسانی ذہن کی تخلیق ٹھہراتے ہوئے اپنی بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے بارے میں مستشرقین جو عمومی تصور قائم کرتے ہیں اس سے اس الہامی کتاب کے مصدر فقہ اسلامی ہونے پر زد پڑتی ہے۔ علمائے استشراق قرآن کو انہی اصولوں پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جن اصولوں پر بائبل کو پرکھنے کی سعی کی گئی۔ ایمن شبانہ نے لکھا ہے:

> "Many Islamicists sought to subject Islam's primary sources to the same methods that were applied to the Bible."(6)

مخصوص ذہنی پس منظر کے ساتھ جب قران مجید کی طرف توجہ کی گئی تو متعدد سوالات اٹھائے گئے۔ حالانکہ قرآن مجید اپنی تاریخ، تدوین اور تحفیظ وانتقال میں غیر معمولی مساعی کی بدولت دیگر تمام کتب کے مقابلے میں انفرادیت کا حامل ہے۔

فقہ اسلامی یا اسلامی قانون کو موضوع تحقیق بنانے والے ابتدائی مستشرقین میں ایڈورڈ سخاؤ (Eduard Sachau) شامل ہے جس نے اسلامی قانون کے آغاز وارتقاء پر لکھا اس کے بقول پہلی صدی ہجری میں اسلامی قانون بطور مستقل نظام قانون کے منصہ شہود پر جلوہ نما نہیں ہوا فقہ و قانون سے متعلقہ مواد اور وسائل کی عدم دستیابی کی وجہ سے ای سخاؤ کی تحقیقات میں ایک گونہ سطحیت پائی جاتی ہے یہاں تک کہ اسلامی قانون کی ابتدائی مباحث میں فقہی دستاویز موطا امام مالکؒ کا تذکرہ بھی موجود نہیں ہے، موزکی (Motzki) لکھتا ہے کہ غالب گمان ہے کہ سخائو اس کتاب سے واقف بھی نہ تھا۔

> "The Muwatta' of Malik Ibn Anas (D.179/795-6) Which Sachau did not mention and with which he was probably not yet familiar," (7)

ای سخاؤ کا معاصر مستشرق وان کریمر (Von Kremer)، سخاؤ کے تحقیقی مضامین کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی علمی و تحقیقی سرگرمیاں پروان چڑھاتا ہے وہ قرآن وسنت کو اسلامی قانون کے دو اساسی مصادر تو گردانتا ہے۔ لیکن سنت کو موضوعہ اور محرف کلام سے تعبیر کرتا ہے سخائو کی نسبت کریمر کو زیادہ وسائل حاصل تھے۔ (موطا امام مالک اور کتاب الخراج سے بھی استفادہ کیا)

ڈی۔ ایس مار گولیتھ کا شمار حلقہ استشراق کے بزر جمہروں میں ہوتا ہے اس نے 1913ء میں دیئے گئے اپنے دروس (Lectures)میں اسلام کی قانونی تفکیر کی اساسیات پر بحث کی۔مار گولیتھ قرآن مجید کو قانون سازی کی بنیادیں فراہم کرنے کے اعتبار سے ناقص تصور کرتا ہے۔اس کے بقول:

> "The Quran could not by Itself serve as a code, or even as a basis of legislation." (8)

اسی طرح وہ کہتا ہے کہ قرآن مجید کئی اہم موضوعات اور پہلوئوں کے اعتبار سے قانونی اصول دینے سے قاصر رہا ہے۔

> "It is clear that the legislation of the Quran is imperfect, and fails to deal with numerous subjects on which rules are required." (9)

قرآن مجید بطور مصدر فقہ اور شیخ المستشرقین

مار گولیتھ کی طرح علمائے استشراق میں اہم نام گولڈ زیہر(Gold Zhir)کا ہے جو کہ یہودی مستشرق ہے نصوص(نص قرآن و نص حدیث) گولڈ زیہر کا خصوصی میدان ہے۔وہ حلقہ استشراق میں نمایاں اہمیت کا حامل ہے اس کے نتائج تحقیق کو مغرب میں اصولوں کا درجہ دیا گیا۔اس اعتبار سے اسے شیخ المستشرقین کہا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید کے بارے میں مغرب میں جو عمومی تصور قائم کیا گیا اس کی تشکیل میں گولڈ زیہر کا بڑا اہم کردار ہے۔ وہ قرآن مجید کو الہامی و ربانی کلام ماننے کی بجائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی تصنیف ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے بقول قرآن، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی ذہنی معلومات کا ملغوبہ ہے جس کا ماخذ دو عناصر (ایک خارجی، ایک داخلی) تھے وہ لکھتا ہے:

> "The arab Prophet's message was an eclectic composite of religious ideas and regulations. The ideas were suggested to him by contacts, which has stirred him deeply, with Jewish, Christian, and other elements, and they seemed to him suited to awaken an earnest religious mood among his fellow arabs the regulations too were derived from foreign sources, he recognized them as needed to institute life according to the will of God. The thoughts that so passionately roused him in his heart he conceived to be a divine revelation of which he was

> to be the instrument. External impressions and experiences confirmed this sincere conviction." (10)

گولڈ زیہر کے بقول مسلمانوں کے نبی نے مذہبی تصورات اور قواعد کا چناؤ کیا تھا جس میں یہودیت، مسیحیت اور بعض دیگر عناصر کا حصہ موجود تھا یعنی قواعد وضوابط میں بیرونی عناصر کے اثرات بھی موجود تھے اس اصطفائی مواد کی بنیاد پر جو فکر نبی کے دل میں پروان چڑھی اسے وحی الٰہی یا الہامی پیغام قرار دیا گیا۔

گولڈ زیہر اس بات کا قائل ہے کہ قرآن مجید میں فقہی و قانونی مواد نہ ہونے کے برابر ہے اسی طرح وہ یہ باور کراتا ہے کہ اسلامی قانون قرآن و سنت کی الہامی تعلیمات کی بجائے رائے پر مبنی ہے۔ دائرہ معارف اسلامیہ (Encyclopeadia of Islam) میں فقہ پر لکھے مقالہ میں گولڈ زیہر اس بات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> "In the oldest period of the development of Islam the authorities entrusted with the administration of justice and the conduct of religious life had in most cases to face back on the exercise of their own ra'y owning to the scarcity of legislative material in the Kur'an and the dearth of ancient precedents." (11)

حلقہ استشراق کی علمی و تحقیقی مہمات کا ایک اہم سرخیل جوزف شاخت Joseph) (Schacht ہے اسلامی قانون اور اصول ہائے قانون کے میدان میں شاخت کو سند اور حجت) (Authority کی حیثیت حاصل ہے۔ فکری و نظری میدان میں جوزف شاخت نے گولڈ زیہر سے بہت استفادہ کیا جس کا پرتو اس کی کتب اور نظریات میں واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ شاخت اسلامی قانون کو براہ راست قرآن مجید سے ماخوذ تصور نہیں کرتا اس کے بقول اسلامی قانون کا خمیر بنو امیہ کے انتظامی عمل سے اٹھایا گیا اسی طرح اس کے بقول بعض اوقات بنو امیہ کا عمل الفاظ قرآن پر بھاری ہوتا تھا گو بعض قوانین (عائلی و قانون وراثت) قرآنی اساس کے حامل تھے لیکن بحیثیت مجموعی قرآن مجید سے ماخوذ اصول دوسرے درجہ میں قانون کا حصہ بنے۔

وہ لکھتا ہے:

> "Muhammadan law did not derive directly from the Quran but developed, as we saw, out of popular and administrative practice under the umaiyads, and this

practice often diverged from the intentions and even the explicit wording of the Quran.

It is true that a number of legal rules, particulary in family law and law of inheritance, not to mention cult and ritual, were based on the Quran from the beginning. But the present chapter will show that apart from the most elementry rules norms derived from the Quran were introduced in to muhammadan law almost invariably at a secondary stage.(12)

شاخت کے مذکورہ نقطہ نظر کو متعدد مستشرقین نے اختیار کیا ان میں اہم نام وانزبرو (Wansbrough)کا ہے وہ لکھتا ہے:

"Schacht's study of the early development of legal doctrines with in the community demonstrate that, with very few exceptions, muslim jurisprudence was not derived from the contents of the Quran." (13)

اسلامی قانون کے آغاز و ارتقاء کے بارے میں شاخت کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ چند استثنائی امور کے علاوہ اسلامی قانون قرآن مجید کے مندرجات سے ماخوذ نہیں ہے۔ اسلامی قانون کے بارے میں مستشرقین کی منقولہ آراء سے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت وحی جیسے بالاتر ذریعہ علم اور اس کی اصل روح کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تاثر بھی ابھرتا ہے کہ وہ انسانی ہدایت کے لیے عقل و خرد سے بالاتر کسی ذریعہ علم وہدایت کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں اسلامی قانون کا مطالعہ کرتے ہیں تو نتائج اخذ کرتے ہوئے وہ کئی اغلاط کرتے ہیں۔ اسلامی قانون کا مطالعہ کرتے ہوئے مغرب کے مخصوص ذہنی و فکری پس منظر کی نشاندہی کرتے ہوئے ایمن شبانہ نے لکھا ہے:

"In legal thought, modern state law was seen as the ideal, the ultimate goal of legal evolution,. historically, customary law-often identifed as unwritten law (lex non scripta)- was charaterized as oral, flexible, anonymous, old, primitive, folkish, peasant-like, and rural, in contrast, the modern european written law (lex scripta) was characterized as fixed, of known authors), new, civilized, elite, aristocratic, and urban.

Within this framework of European dominance, Islamic law was studies in its indigenous contexts,

in which it often mixed with the local cultures of the African and Asian colonies." (14)

روایتی قوانین عام طور پر تحریری صورت میں موجود نہیں تھے ان کے مقابلہ میں جدید یورپی قوانین جو تحریری طور پر موجود ہیں انہیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور اسلامی قانون کو ایشیا و افریقہ کی تہذیب و ثقافت کے ساتھ خلط کر کے سمجھنے کی کوشش کی گئی۔

قرآن عظیم کتاب ہدایت ہے اور اس کا موضوع انسان ہی اس کتاب مبین کا مقصد انسانیت کی گاڑی کو صراط مستقیم پر چلا کر فوز و فلاح سے ہمکنار کرنا ہے۔ عالم مغرب کے ذہنی و فکری ارتقاء کی تان اس بات پر آ کر ٹوٹی ہے کہ انسان ہی ہر چیز کا پیمانہ ہے۔

اور انسانیت کے لیے خوب و ناخوب جانچنے کا معیار نفس انسانی ہے حدود و قیود طے کرنا اور قانونی حدبندیوں کا اختیار بھی خود انسان کو حاصل ہے حقیقت یہ ہے کہ اس صورت میں انسان کو انسان کا غلام بنا دیا گیا ہے اس کے مقابلے میں اسلام میں قانون سازی کے اختیارات اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات والا صفات کو حاصل ہیں اسلامی قانون کا مطالعہ کرنے والے مستشرقین اسلامی قانون کو مغربی قانون پر قیاس کرتے ہیں سید ابو الحسن علی نجمی لکھتے ہیں:

"The Orientalists err in judging Islamic law on the criterion of western concepts, where law is the creation of human will, many a time, divorced from transcedental moral order, where there are no limtis on the legislative powers, resulting in the enslavement of man by man. They forget that in Islam, legislation is ever to remain within the confines ordained by the divine will to which state and individuals are equally bound and answerable." (15)

اسلامی قانون کو مغربی تصورات کی روشنی میں جانچنے کی غلطی کی گئی مغرب میں قانون کا منبع انسانی چاہت (Human Will) ہے قانون سازی کے لیے حدود و قیود نہ ہونیکی بناء پر بے لاگ قانون سازی نے انسانوں کو انسانوں کا غلام بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اسلام میں قانون سازی اللہ کی چاہت اور اس کی دی ہوئی حدود و قیود میں ہوتی ہے۔

قرآن مجید مجموعہ ہدایت ہے جس کا موضوع انسان ہے یہ کتاب مبین انسان کو مرضیات الٰہیہ سے باخبر کرتی ہے اور انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کے بارے میں اصول و کلیات فراہم کرتی ہے

تعلیمات و احکامات کے اعتبار سے قرآن کریم کا انداز بیان اور اسلوب منفرد ہے۔ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری لکھتے ہیں:

> "Quranic legislation covers a good many questions which generally form part of law, it does so in its own peculiar fashion. Quranic legislation differs from legal codes in form as well as in spirit and purpose. Its basic motivation is religious and moral rather than 'Legal' in the narrow sense of the term. Its primary aim is to lay down certain standards of conduct that are intrinsically good and condusive to the good pleasure of God." (16)

ڈاکٹر انصاری کے بقول قرآن مجید کا قانون سازی کا اپنا اسلوب ہے یہ قانون سازی، قانون کی لگی بندھی دفعات سے اپنی روح اور مقصد کے اعتبار سے مختلف ہے اپنی اساسی مقصدیت کے اعتبار سے یہ دینی اور اخلاقی نوعیت کی حامل ہے اور قانون(Law) کی محدود اصطلاح میں سمٹی ہوئی نہیں ہے اس کا بنیادی مقصد رضائے الٰہی کے مطابق مخصوص معیارات متعارف کروانے ہیں۔

قرآن مجید کے احکامات کی اساسی تقسیم

قرآن مجید فقہ اسلامی کا اساسی مصدر ہے جس میں انسانوں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے متنوع قسم کے احکامات دیئے گئے ہیں، قرآن میں موجود فقہی و قانونی مواد کسی مخصوص پارے میں موجود نہیں بلکہ مختلف مقامات پر احکامی آیات کی صورت میں موجود ہے۔ مستشرقین قرآن کریم کو قانونی نص کے ایک مجموعے (Code) کے لحاظ سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اسے قانونی یا تشریعی مجموعہ اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب قانونی مسائل کے سبھی بنیادی پہلو اس میں موجود ہوں، قانون سازی اور احکام کے بیان کرنے میںقرآن کریم نے ایک ہی اسلوب کی پابندی نہیں کی جیسا کہ معروف فقہی کتابوں اور عام قوانین میں ملتا ہے۔ قرآن کے احکامات کو تین اساسی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(1) **الاحکام الاعتقادیۃ** (ایمان باللہ، ایمان بالرسل)

(2) **الاحکام الاخلاقیۃ** (تہذیب اخلاق)

(3) **الاحکام العملیۃ** (یہ احکام مکلف کے اقوال اور اعمال سے متعلق ہیں)۔

عملی احکام کو مزید دو اقسام میں بانٹا جاسکتا ہے۔

(ا) **احکام العبادات۔**

(ب) **احکام المعاملات** (عقود، تصرفات، عقوبات وغیرہ)۔ معاملات سے متعلقہ احکام کی ذیلی تقسیم۔

(ا) **الاحکام الاحوال الشخصیۃ** (خاندان، نکاح، طلاق، وراثت)

(ب) **الاحکام المدنیۃ** (خرید و فروخت، تجارت)

(ج) **الاحکام الجنائیۃ** (جرائم اور ان کی عقوبات)

(د) **الاحکام المرافعات** (القضاو الشہادۃ اور قسم)

(ر) **الاحکام الدستوریۃ** (نظام حکومت، حاکم اور محکوم کے حقوق)

(س) **الاحکام الاقتصادیۃ والمالیۃ** (اقتصادی و مالی معاملات کے بارے)

(ش) **الاحکام الدولیۃ** (اسلامی ریاست کے دوسرے ممالک سے تعلقات جنگ و صلح[۱۷]

مستشرقین قرآن کریم کی اس تقسیم احکام سے ناواقف ہیں۔ قرآن مجید انسانیت کے لیے ضروری اور ناگزیر جملہ احکامات کا حامل ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْئٍ''(۱۸)

(اور ہم نے آپ پر کتاب اتاری ہے، ہر بات کو کھول دینے والی اور مسلمانوں کے حق میں ہدایت اور رحمت اور بشارت۔)

اسی طرح فرمایا:

''مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْئٍ''(۱۹)

(ہم نے اپنے رجسٹر میں کوئی چیز نہیں چھوڑ رکھی ہے۔)

آیات میں مذکورہ قران کی جامیعت کا مفہوم یہ ہے کہ اس میں کلیات بیان ہوئے ہیں اور ان کلیات کی جزئی تفصیلات سنت رسول اور اجتہاد کے ذریعے معلوم کی جاسکتی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ میں احکام کا بیان چار طریقوں سے کیا گیا ہے:

"اول: ما ابانہ لخلقہ نصا، مثل جمل الفرائض، کالنص علی الصلاۃ والزکاۃ والحج والصوم و حرمۃ الفواحش ما ظہر منا و مابطن و حرمۃ الزنا و الخمر واکل المیتۃ والدم ولحم الخنزیر۔
الثانی: ما احکم اللہ فرضہ فی کتابہ و بین تفصیلہ علی لسان نبیہ صلی الہ علیہ وسلم مثل عدد الصلاۃ والزکاۃ واوقاتہا۔
الثالث: ماسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممالیس للہ فیہ نص حکم، و قد فرض اللہ فی کتابہ طاعۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم، والانتہاء الی حکمہ، فمن قبل عن رسول اللہ قبفرص اللہ قبل۔

الرابع: مافرض اللہ علی خلقہ الاجتہاد فی طلبہ، وابتلی طاعتہم فی الاجتہاد، کما ابتلی طاعتہم فی غیرہ مما فرض علیہم"(۲۰)

(۱) بعض احکام قرآن مجید میں تفصیلی طور پر بیان کیے گئے ہیں۔جیسا کہ فرائض
(۲) بعض احکام کی تفصیلات اپنے نبی کے ذریعے بیان کروا دی گئی ہیں۔جیسا کہ نماز کی تعداد
(۳)بعض احکام اپنے رسول کے ذریعے نافذ کرا دئیے ہیں جن کا ذکر قرآن میں نہیں ہوا۔
(۴) بعض احکام کو معلوم کرنے کے لیے مجتہدین پر اجتہاد فرض کر دیا گیا ہے۔

قرآن مجید تمام مسائل میں ابتداء ہی سے مسلمان کا مرجع رہا پیش آمادہ مسائل کے حل کے لیے مسلمان سب سے پہلے قرآن ہی سے مدد لیتے جس کی بیسویں مثالیں موجود ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دادی اپنے پوتے کی وراثت میں سے اپنے حصے کا دعویٰ لے کر آئی تو آپؓ نے فرمایا کہ نہ تو کتاب اللہ میں نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی صورت میں کوئی حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

"جاءَتِ الجدَّۃُ إلی ابی بکر الصدیق تسألُ میراثھا فقال لہا ابوبکر: مالک فی کتاب اللہ شیئٌ۔ ومَا علِمتُ لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"(۲۱)

مذکورہ روایت سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان شروع ہی سے قرآن کریم کو اول مرجع کے طور پر اختیار کرتے رہے ہیں، اس لیے مستشرقین کا یہ دعویٰ کہ قانونی میدان میں مسلمانوں کا مرجع اول نص قرآنی نہیں تھی حقیقت پر مبنی نہیں ہے اسی طرح قانون سازی کے اعتبار سے قرآن مجید کو ناقص اور نامکمل جاننے کا استشراقی نقطہ نظر بھی نص قرآنی کو مخصوص زاویہ نگاہ سے دیکھنے کی بناء پر وجود میں آیا

ورنہ اگر قرآن کے اسلوب، وحی الٰہی کی روح اور مزاج کا ادارک ہو جائے تو ایسے اعتراضات جنم نہیں لے سکتے۔

قرآن مجید کی قانون سازی دینی و اخلاقی روح کی قوت سے مزین ہے قرآن مجید اپنی ساخت کے اعتبار سے صرف قانون سے جڑے موضوعات پر مستقل ابواب کا حامل نہیں ہے قرآن کی قانون سازی اپنی روح کے لحاظ سے سکیولر قوانین کے مقابلے میں وسعت کی حامل ہے جس کی بدولت اسے امتیاز حاصل ہے۔ ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری لکھتے ہیں:

> "This moral-religious spirit of Quranic legislation, inter alia, makes the scope of that legislation much broader than that of secular laws. This not only determind the form of Quranic legislation but has also made it distinct form the typical legal codes of rights and obligations. This is evident even from the fact that no particular chapter of the Quran is devoted, in the narrow sense of the term, to legal subjects alone. On the contrary, the legal provisions of the Quran are interspersed with verses of purely dogmatic and ethical import. This peculiar form of Quranic legislation further emphasizes the predominantly religious and ethical character of Quranic legislation."**(22)**

قرآن مجید کی مذکورہ خصوصیت انسانی وضع کردہ نظام ہائے قانون میں موجود نہیں۔

علمائے استشراق میں نویل جے کولسن (N.J. Coulson) اُن چنیدہ افراد میں شامل ہیں جو فقہ اسلامی کے متخصصین کہلاتے ہیں اور جنہوں نے باقاعدہ تحریری صورت میں اپنے علمی و فکری نقطہ نظر کا اظہار کیا۔ اسی طرح کولسن کا شمار اعتدال پسند مستشرقین میں ہوتا ہے وہ اسلامی قانون کو ایک زندہ قانونی نظام کے طور پر دیکھتا ہے لیکن فقہ اسلامی کے مصدر اول قرآن مجید پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ کتاب کا مقصد انسان کے انسانوں کے ساتھ تعلق کی تعمیر کے بجائے انسان کے خالق کے ساتھ تعلق کو جوڑنا اور تعمیر کرنا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

> "The primary purpose of the Quran is to regulate not the relationship of man with his fellows but his relationship with his creator." **(23)**

کولسن کی مذکورہ رائے سے روایتی استشراق کے نقطہ نظر کا ہی تاثر ملتا ہے کہ قرآن مجید اسلامی قانون کی اصل نہیں ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کا موضوع انسان ہے اور انسانوں کے باہمی معاملات و مسائل سے متعلقہ مباحث اس کتاب مبین میں جا بجا موجود ہیں یہ صحیفہ ہدایت مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانوں کے باہمی تعلقات اور انسان کے اپنے خالق و رب کے ساتھ تعلق کو قائم کر کے اسے مضبوط کرنا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر احمد حسن لکھتے ہیں:

> "The primary purpose of the Quran is to laydown a way of life which regulates the relationship of man with man and his relationship with God. The Quran Gives directions for man's social life as well as for his communion with his creator. The laws of inheritance, ruling for marriage and divorce, provisions for war and peace, punishments for theft, adultory and homicide, are all meant for regulating the ties of man with fellow beings." (24)

ڈاکٹر احمد حسن قرآن مجید کے بنیادی مقصد کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انسانی زندگی کے لیے ایسے اصول اور ہدایات پیش کرنا قرآن کا بنیادی مقصد ہے کہ جن سے انسان خالق و مخلوق دونوں کے ساتھ اپنا رشتہ استوار کر سکے قرآن میں میراث کے احکام، ازدواجی زندگی سے جڑے قوانین، جنگ و صلح سے متعلق ہدایات، چوری اور قتل کے بارے میں سزاؤں کا ذکر ہے ان کا مقصد انسان کا دیگر انسانوں کے ساتھ تعلقات کو خوشگوار رکھنا ہے۔

احکامی آیات کی تعداد اور مستشرقین

اسلامی قانون کے معاصر استشراقی ماہرین میں ایک ممتاز نام پروفیسر وائل بی حلاّق (Wale.B. Hallaq) کا ہے۔ حلاّق نے اسلامی قانون کے مختلف پہلوؤں کو اپنی تحقیقی مباحث کا موضوع بنایا ہے دائرہ معارف قرآن (Encyclopaedia of the Quran) میں قانون اور قرآن (Law and the Quran) نامی مقالے میں پروفیسر حلاّق احکامی آیات کی تعداد کے بارے میں عہد وسطی کے مسلمان فقہاء اور جدید دور کے ماہرین فقہ اسلامی کا اتفاق ذکر کرتا ہے اس کے بقول فقہاء و فضلاء اس بات پر متفق دکھائی دیتے ہیں کہ احکام سے متعلقہ آیات کی تعداد پانچ سو ہے۔

"Medieval muslim jurists and modern scholars seem to agree that the Quran contains some five hundred verses with explicity legal content." (25)

پروفیسر حلاق کا مذکورہ دعویٰ حقیقت پر مبنی نہیں ہے اس لیے کہ قرآن مجید میں آیات احکام کی تعداد پر علماء متفق نہیں ہیں مناع القطان لکھتے ہیں کہ فہم اور دلالت کی جہات میں اختلاف کی وجہ سے علماء احکامی آیات کی تعداد پر متفق نہیں ہیں:

''ولم یتفق العلماء الباحشون علی عدد آیات الاحکام نظرًا لاختلاف الافہام، وتفاوت جہات الدلالۃ''(۲٦)

ڈیوڈ پرل کے بقول قرآن مجید کی احکامی آیات صرف اسی (80) آیات ہیں اور یہ اسّی آیات بھی موضوع بحث ہیں:

"Only some eighty verses refer to legal topics and even in these verses there are both gaps as well as doubts as to wheter the legal injunction is obligatory or permissive, as indeed wheter it is subjet to public or to private sanctions."(27)

معروف مستشرق کولسن کے بقول آیات احکام کی تعداد قرآن مجید میں چھ سو (600) ہے جن میں سے خالصتاً قانونی مواد کی حامل آیات اسی سے زیادہ نہیں ہیں اور ان میں سے بڑی تعداد کا تعلق مذہبی فرائض، نماز کے مسائل، روزہ اور حج وغیرہ سے متعلق ہے۔

"It amounts in all to some six hundred verses, and vast mojority of these are concerned with the religious duties and ritual practices of prayer, fasting, and pilgrimage. No more than approximately eighty verses deal with legal topics in the strict sense of the term."(28)

قرآن کریم میں احکامی آیات سے متعلقہ مباحث کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس بارے میں دو مکاتب فکر موجود ہیں ان میں سے ایک کے نزدیک فقہی و قانونی احکام پر دلالت کرنے والی آیات کی تعداد کا احصاء اور تعیین کی جا سکتی ہے۔ اس طبقے سے تعلق رکھنے والے علماء نے احکامی آیات شمار کی ہیں لیکن ان میں تعداد پر اتفاق نہیں ہے۔ امام غزالیؒ اور امام رازیؒ کے مطابق احکامی آیات کی تعداد پانچ سو ہے۔(۲۹) لیکن ابن العربیؒ کے نزدیک ایسی آیات آٹھ سو (800) سے زائد ہیں۔(۳۰)

اسی طرح ابن القیم الجوزی کہتے ہیں کہ فقہی و احکامی آیات ایک سو پچاس (150) ہیں۔(۳۱)

دوسرے مکتبہ فکر کے مطابق احکامی آیات کی تحدید نہیں کی جاسکتی اور قرآن کی ہر آیت سے حکم معین کا استنباط کیا جاسکتا ہے اس طبقے کے بقول جیسے شرعی احکام کا استنباط اوامر و نواہی والی آیات سے ہوتا ہے۔

اسی طرح قصص اور مواعظ وغیرہ والی آیات سے بھی احکام مستنبط کیے جاسکتے ہیں۔ امام قرافیؒ فرماتے ہیں ہر آیت حکم کی حامل ہو سکتی ہے احکامی آیات کا پانچ سو آیات میں حصر درست نہیں۔

''فلا تکاد آیۃ الاّ وفیہا حکم، و حصرہا فی خمسمائۃ آیۃ بعیدًا''(۳۲)

اس مکتبہ فکر میں نجم الدین الطوفی، زرکشی اور علامہ سیوطیؒ بھی شامل ہیں۔

امام زرکشیؒ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں موجود احکام کی دو اقسام ہیں ایک تو وہ ہیں جو صراحتاً بیان ہوئے ہیں اور وہ بہت سارے ہیں سورۃ بقرہ، نساء، مائدہ اور انعام میں کثرت سے بیان ہوئے ہیں۔

دوسرے وہ احکام ہیں جو استنباط کے ذریعے اخذ کیے جاتے ہیں اس کی مزید تقسیم کرتے ہیں وہ احکام جن کا استنباط آیات کو دوسری آیات کے ساتھ ملا کر اور ضم کرنے کی بجائے براہ راست کیا جاتا ہے جیسے تحریم اسمتناء کا استنباط ہے۔

''وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَاِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَفَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ''(۳۳)

(اور جو اپنی شرمگاہوں کی نگہداشت رکھنے والے ہیں ہاں البتہ اپنی بیویوں اور باندیوں سے نہیں کہ (اس صورت میں) ان پر کوئی الزام نہیں ہاں جو کوئی اس کے علاوہ کا طلب گار ہو گا، سو ایسے ہی لوگ تو حد سے نکل جانے والے ہیں۔)

دوسری قسم میں وہ احکام شامل ہیں جن کا استنباط آیات کو باہم ضم کرنے سے ہوتا ہے۔

جیسا کہ حضرت علی اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے استنباط کیا کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا(۳۴)

(اور اُس کا حمل اور اس کی دودھ بڑھائی تیس مہینوں میں ہو پاتی ہے۔)

کو دوسری آیت:

وَّ فِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ (۳۵)

(اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹنا ہے۔)

میں ضم کرنے سے یہ حکم اخذ کیا۔(۳۶)

مذکورہ دو مکاتب فکر میں سے دوسرے گروہ کی رائے راجح معلوم ہوتی ہے۔

قرآن کریم ایک معجزاتی کتاب ہے اور جس کے احکام کو محصور نہیں کرنا چاہیے اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے تمام لوگ الفاظ و عبارات قرآنیہ کے فہم و ادراک میں یکساں نہیں ہیں ڈاکٹر علی بن سلیمان اسی بات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فالقرآن لا تنقیض عجائبہ، ولاتنحصر اَحکامہ، ولا یستوی الناس جمیعا فی فہم الفاظہ وعبار اتہ مع و ضوع بیان و تفصیل آیاتہ فکل یاخذ منہ علی قدر فہمہ وسعۃ اطلاعۃ''(۳۷)

قرآن مجید کی احکامی آیات کے بارے میں روایتی یا عمومی استشراقی نقطہ نظر کو خود حلقہ استشراق سے رد عمل کا سامنا کرنا پڑا گائی ٹین (Goitein) نے اس نقطہ نظر پر تنقید کی اور لکھا کہ اگر قرآن کے قانونی مواد کا صحیح اندازہ لگانا ہے تو دو چیزوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہو گا۔ ایک تو یہ کہ قرآن مجید میں قانون سے متعلقہ آیات ان آیات سے زیادہ طویل ہیں جن میں فقہی و قانونی احکامات موجود نہیں ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ احکامی آیات کا تکرار نہیں ہے جبکہ غیر احکامی آیات کا تکرار ہے۔

گائی ٹین اس بارے میں اپنی بحث کا اختتام ان الفاظ میں کرتا ہے کہ قرآن مجید کا قانون سے متعلقہ مواد تورات کے قانونی مواد سے کم نہیں ہے۔

> "....In any case, if one condenses its (The Quran's) subject matter to its mere content, under the five main headings of preaching, polemics, stories, allusions to the prophet's life, and legislation, one will reach the conclusion that proportionately the Quran does not contain less legal material than the penta teuch, The torah, which is known in the literature as "The law".(38)

مذکورہ بحث کا حاصل یہ ہے کہ قرآن مجید اسلامی قانون کا پہلا اور بنیادی ماخذ ہے اور اس کو یہ درجہ و مقام شروع سے حاصل ہے، تمام دیگر امور و مسائل کی طرح فقہی و قانونی معاملات میں بھی مسلمان سب سے پہلے قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید ایک وسیع اور ہمہ

گیر نظام قانون تجویز کرتا ہے مستشرقین قرآن کے منہج و اسلوب کا ادراک نہ ہونے کی وجہ سے غلط نتائج اخذ کرتے ہیں۔ قرآن مجید کو وہ انسانی وضعی قوانین کی طرز پر پرکھتے ہیں حالانکہ قرآن کا طرز بیان فقہی اور قانونی کتابوں جیسا نہیں ہے کہ ایک موضوع سے متعلق تمام مسائل کا تذکرہ ایک جگہ کر دیا جائے بلکہ قرآن میں حسب ضرورت ایک موضوع سے متعلق احکام مختلف مقامات پر آیا کرتے ہیں، اور فقہی احکام کے ساتھ ترغیبات وترہیبات اور ان احکامات کی حکمتوں اور مصالح پر بھی روشنی ڈالی جاتی ہے تاکہ انسان کو اس کے تقاضے پر عمل کرنے کی رغبت ہو۔

حوالہ جات وحواشی

1. الانعام٦: ١٢٦
2. الاعراف٧: ٥٤
3. Hossein Nasir, Seyyed, The Heart of Islam; Enduring values for Humanity, New York Harper Collins, 2009.p.117-118
4. Ahamd Hasan,The Early development of Islamic Jurisprudence, Isalamabad, Islamic Research Institute (IIUI), 2006 p.42
5. Yasin Dutton, The Origins of Islamic Law, New Delhi, Lawman (India) Private Limited 2002, p.157
6. Ayman Shabana, Custom in Islamic Law and Legal Theory, New York, Palgrave, 2010 p.18
7. Motzki, Harald,The Origins of Islamic Jurisrudence, (Translated from German by marion) Leiden,Brill,2002 p.6.
8. Margoliouth, D.S, The Early Development of Muhammadanism,The Hibbert Lectures Series, London, University of London,1913, p.65.
9. Ibid, p.52
10. Goldziher, Ignaz, Introduction ot Islamic Theology and Law,New Jersey, Princetion University Press,1981 p.5.
11. Goldziher, Ignaz,"Fikh" An Article in Encyclopeadia of Islam,Leiden, Brill,1927 vol:02 p.101
12. Schacht, Joseph, The Origins of Muhammadan Jurisprudence, Oxford. Clarendon Press, 1959, p.224
13. Wansbrough, Jones, Quranic Studies, New York, Prometheus Books,2004, p.44

14. Ayman Shabana, Custom in Islamic Law and Legal Theory, p.19.
15. Najmee, Syed Abul Hassan, Islamic Legal Theory and The Orientalists, Lahore, Institute of Islamic Culture 2-club Road 1989.p.41
16. Ansari, Zafar Ishaq, The Contribution of The Quran and The Prophet to The Development of Islamic Fiqh,Journal of Islamic Studies (Oxford) 3:2 (1992) p.143.
17. زیدان، الدکتور عبدالکریم، الوجیز فی اصول الفقہ، بیروت، موسسۃ قرطبۃ، ل۔ت، ص۱۲۶
18. النحل۱۶:۸۹
19. الانعام۶:۳۸
20. الشافعی، محمد بن ادریس، الرسالۃ، مصر، مطبعۃ الحلبی، ۱۴۴۰ھ، ص۲۱
21. الموطا، ۳۱۵/۲
22. Ansari, Zafar Ishaq, The Contribution of The Quran and The Prophet to The Development of Islamic Fiqh,p.144.
23. Coulson, N.J, A History of Islamic Law, Edinburgh, Edenburgh University Press, 1964, p.12
24. Ahamd Hasan,The Early Development of Islamic Jurisprudence, p.43
25. Hallaq, Wael B."Law and The Quran" An Article in Encyclopaedia of The Quran, Brill, 2003 Vol: 03 p.150
26. مناع القطان، التشریع والفقہ فی الاسلام، القاھرۃ، نشر مکتبۃ ومیۃ الطبعۃ الاولی سنۃ ۱۳۹۳ھ، ص۶۸
27. Pearl, David, A Text book of Islamic law,London, Crool Helm Ltd, 1979,p.1
28. A History of Islamic Law, p.12.
29. الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبداللہ، البرہان فی علوم القرآن، تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم الطبعۃ الثالثۃ، القاہرۃ، مکتبہ دارالتراث، ۴، ۳/۱۹۸۴
30. ابن العربی، احکام القرآن، تحقیق علی البدجاوی، بیروت، دارالمعرفۃ للطباعۃ الطبعۃ الثالثۃ، سنۃ۱۳۹۲ھ، ۱/۱۴۸۔۱۵۳
31. شعبان محمد اسماعیل، الدکتور، تاریخ التشریع الاسلامی مصادرہ واطوارہ، القاہرۃ، مکتبۃ النہضۃ المصریۃ، الطبعۃ الاولی، سنۃ۱۳۹۷ھ، ص: ۴۵
32. شرح التنقیح، ص۴۷۶
33. المومنون۲۳:۵۔۷
34. الاحقاف۴۶:۱۵

35. لقمان۳۱: ۱۴

36. الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبداللہ، البرہان فی علوم القرآن، ۲/۴۔۵

37. علی بن سلیمان العبید، ا،د، تفاسیر آیات الاحکام و مناھجھا، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، دار التدمُریۃ، الطبعۃ الاولی، ۱۴۳۱ھ، ۲۰۱۰ء، ص: ۵۰

38. Goitein, S.D , "The Birth Hour of Muslim Law" Muslim World, vol,50,(Issue01) 1960, p.24

******